



اہلِ دل کا

ارتقاء اور انحطاط

۹۱
۱۶

روحانی امراض سے شفایافتہ حضرات میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ "ارتقاء" اور "انحطاط"۔ ارتقاء کے معنی ہیں اوپر چڑھنا اور انحطاط کے معنی ہیں نیچے گرنا ــــ قربِ الی اللہ میں اُن کا ارتقاء ہوتا ہے اور اُن کا انحطاط یہ ہے کہ اُن کی ہستی فنا ہوتی ہے ــــ انسان قربِ الی اللہ میں جتنا اُوپر چڑھتا جاتا ہے اتنی ہی اُس کی ہستی فنا ہوتی جاتی ہے جیسے فارسی میں کسی نے کہا ہے

ع قربِ شاہاں آتشِ سوزاں بود

شاعر کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے مقرّبین کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ اگر کسی بات پر بادشاہ کو غصہ آگیا تو فوراً حکم دیدے گا کہ "بتوپ بپرانید" (توپ سے اُڑا دو) اس کو ادھر لے جائیے تو اس شعر کا مطلب یہ ہوگا کہ مقرّبین الٰہی کی ہستی فنا ہوتی ہے۔ اُن کے اندر "میں" نہیں ہوتی۔

ملفوظات: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

۱۸ اکتوبر

دو روپے

نقطۂ نظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

پاکستان

جلد ۳۱ ★ شمارہ ۱۴

— بیاد —

جانشین شیخ التفسیرؒ امام الہدیٰ حضرت

مولانا عبید اللہ انور نور اللہ مرقدہٗ

— رئیس الادارہ —

حضرت مولانا محمد اجمل قادری مدظلہ العالی

مجلس ادارت

عبدالرشید انصاری

ظہیر میر ایڈووکیٹ

انتظار حسین اسعد قادری

فی کاپی : -/۲ روپے

— چندہ سالانہ —

سالانہ -/۸۰ روپے

ششماہی -/۴۵ روپے

۲ رصفر ۱۴۰۶ ھ

ہمارے اخبارات

دینی اور اخلاقی ضابطوں سے آزادی کیوں؟

تحریریں انسانی معاشرے کی تصویروں میں اپنا گہرا اثر اور رنگ بھر دیتی ہیں۔ حتیٰ کہ بعض تحریروں سے قوموں کی تقدیر کا دھارا بدل جایا کرتا ہے اور عصرِ حاضر میں تحریر کی اونچی فصیلوں نے انسانی معاشرے کا اتنا مضبوط گھیراؤ کر لیا ہے کہ پڑھے لکھے افراد تو درکنار ان پڑھ اور عام دیہاتی بھی اوراق و صفحات کے اثرات سے بچ نہیں سکتے ہیں کیونکہ اب تحریروں سے زیادہ تصویریں چھپتی ہیں ادیبوں، شاعروں سے زیادہ کیمروں کے کمالات اور فوٹو گرافروں کے فن پارے شائع ہوتے ہیں۔ اخبارات اپنے قارئین کو اب محض خبریں نہیں پہنچاتے انہیں فکری غذا بھی بہم پہنچاتے ہیں۔ اس ماہ کے اوائل میں ایڈیٹرز کونسل نے اخبارات کے لئے ایک چودہ نکاتی ضابطہ اخلاق جاری کیا ہے تاکہ یہ مؤثر ترین ذریعۂ ابلاغ مثبت اور تعمیری خطوط پر گامزن رہتے ہوئے نہایت سازگار ماحول میں آگے بڑھتا، ترقی کرتا اور قومی و ملی فرائض ادا کرتا رہے۔ ایڈیٹر صاحبان کا یہ اقدام وقت کی اہم ترین ضرورت اور ملی امنگوں کے عین مطابق ہے مگر باعث افسوس و تشویش بات یہ ہے کہ اس دستاویز پر عمل درآمد کے آثار نظر نہیں آتے۔ چودہ نکاتی متفقہ ضابطۂ اخلاق کی پہلی شق یہ ہے کہ اخبارات کو خبروں، تصاویر اور اشتہارات

ناشر: میاں محمد اجمل قادری، اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور، مطبع شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

درس حدیث

حضرت مولانا حمید الرحمٰن عباسی مدظلہٗ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ (متفق علیہ)

ترجمہ: نقل ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جوانوں کی جماعت تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہے اسے نکاح کرنا چاہئے کیونکہ اس سے آنکھ سب سے زیادہ نیچی اور شرم گاہ کی سب سے زیادہ حفاظت ہوتی ہے اور جس کی طاقت نہیں ہے وہ ضرور روزے رکھے کیونکہ وہ روزہ اس کا دفاع کرے گا۔"

تشریح: اس حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے نوجوانوں کو حکم دیا ہے کہ دورِ شباب شروع ہونے کے بعد شادی کر لیا کرو بشرطیکہ طاقت مالی یا جانی ہو ورنہ روزہ رکھ لیا کرو کیوں کہ روزہ رکھنے سے قوت شہوانیہ ماند پڑ جائے گی اور شادی کے دو فائدے بیان فرمائے ہیں پہلا فائدہ یہ کہ نکاح کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کی نگاہ نیچی رہے گی، نہ لڑکا غیر محرم عورت کو دیکھے گا اور نہ لڑکی غیر محرم مرد کو دیکھے گی اور دوسرا فائدہ یہ بیان فرمایا کہ دونوں کی شرمگاہ محفوظ رہے گی یعنی زنا سے بچیں گے ورنہ آغاز جوانی سے ہی زنا میں مبتلا ہو جائیں گے اور یہ کتوں والی عادت کبھی بدلے گی نہیں۔

خلاصہ مطلب: لڑکا یا لڑکی جب جوان ہو جائیں تو فوراً ان کی شادی کرانا چاہئے یا انہیں روزہ رکھنا چاہئے تاکہ ان کا ایمان محفوظ رہے۔

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔ (متفق علیہ)

ترجمہ: سعد بن ابی وقاصؓ سے نقل ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی خواہش تبتل (ترک نکاح) کی تردید فرمائی اور اگر آپ اس کو اجازت دیتے تو ہم ضرور خصی ہونا بھی اختیار کرتے۔

تشریح: اس حدیث پاک کا ربط پہلی حدیث پاک سے یہ ہے کہ پہلی حدیث میں نکاح کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے اور اس کے اندر بھی نکاح کی اہمیت کو بیان فرمایا ہے اس میں سائل حضرت عثمان بن مظعون نے نکاح کی ذمہ داریوں اور خوفِ آخرت کا خیال کر کے آپؐ سے نکاح نہ کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپؐ نے منع فرمایا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نکاح کو انسانی ترقی اور عروج کا ذریعہ بنایا ہے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ترک نکاح کی اجازت دیتے تو یقیناً صحابہؓ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(باقی پر)

جیسے اشاعتی مواد میں بداخلاقی اور عریانی اور افراد یا گروپوں کے خلاف فحش اور توہین آمیز اظہار رائے سے گریز کرنا ہوگا۔

صورت حال یہ ہے کہ ہمارے اخبارات اخلاقی اور جنسی جرائم کی سنسنی خیز خبریں چھاپنے اور عورتوں کی تصاویر شائع کرنے میں روزانہ ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اوّل تو روزانہ کسی نہ کسی ملکی اور غیر ملکی فلم ایکٹرس کی ہیجان خیز تصویر مع اس کی جنسی کہانی اور داستان جوانی کے شامل اشاعت ہوتی ہے وگرنہ اور کچھ نہ ملے تو اسمبلیوں کی فیشن پرست برہنہ رو ممبر عورتوں کی قہقہہ بار اور ایک دوسری کے گال تھپتھپاتے ہوئے فوٹو چھاپ کر معاشرے میں عورت مرد کے آزادانہ میل ملاقات کو فروغ دینے کی کوشش ضرور کی جاتی ہے۔ بسا اوقات کھاتے پیتے گھرانوں کی فیشن ایبل دوشیزاؤں کی رنگ برنگی تصاویر پورے پورے صفحات پر بھی نظر آتی ہیں تو ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بازار کی اوباش عورت اور خوشحال گھرانے کی فیشن ایبل خاتون کے رہن سہن،

(باقی ۲۵ پر)

لا الٰہ الا اللہ

متاعِ علم و ہنر لا الٰہ الا اللہ
نظر کہوں کہ خبر لا الٰہ الا اللہ

ازل سے تا بہ ابد کاروانِ ہستی کو
قیام ہو کہ سفر لا الٰہ الا اللہ

شعور جب سے ملا بستیاں بسانے کا
ہے مدعائے بشر لا الٰہ الا اللہ

کہیں پہ ہے اسی دنیا میں شام کا پیغام
کہیں نویدِ سحر لا الٰہ الا اللہ

خود اپنی آگ میں جلنا ہے خامشی سے کبھی
کبھی ہے رقصِ شرر لا الٰہ الا اللہ

شرابِ عشق نہیں بادۂ نشاط نہیں
ہے خونِ قلب و جگر لا الٰہ الا اللہ

یہ ایک جہادِ مسلسل ہے کاوشِ پیہم
شکست ہے نہ ظفر لا الٰہ الا اللہ

نبیؐ کی تیغ، صلیبِ مسیحؑ چوبِ کلیم
خلیلؑ کا ہے تبر لا الٰہ الا اللہ

اک انقلاب کی دعوت ہے کلمۂ توحید
جہاد کی ہے خبر لا الٰہ الا اللہ

جلائیں گے وہی ساحل پہ کشتیاں اپنی
ہیں جن کی تیغ و سپر لا الٰہ الا اللہ

رحمٰن کیانی

ماخوذ از "مقصدِ قرآن"

انسانی معاشرہ کی اصلاح کے لئے
قرآن کریم کا دس نکاتی پروگرام

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی نور اللہ مرقدہٗ

پہلی اصلاح
تعلق باللہ کی درستگی

مقصد حیاتِ انسانی تعلق باللہ ہے (چنانچہ) اس کے متعلق دفعات ذیل ملاحظہ ہوں۔

ا۔ اے انسان! خدا تعالےٰ کے سوا تیرا کوئی حاجت روا نہیں۔

ب۔ تیری تکالیف کو سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی دور نہیں کر سکتا۔

ج۔ سوائے خدا کے تیرا کوئی معبود نہیں ہے۔

د۔ سوائے خدا کے تیرا کوئی مسجود نہیں ہے۔

دوسری اصلاح

قرآن نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشہ ہے دراصل زندگی آخرت کی ہے۔

قولہ تعالیٰ: وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔ (عنکبوت رکوع ۷)

ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی بجز کھیل اور تماشے کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اور اصل زندگی آخرت کی ہے اگر انہیں اس چیز کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔

تیسری اصلاح

مسلمان کو ہر کام میں رضائے الٰہی کا طالب ہونا چاہیے تاکہ اس کا ہر عمل اس کی پاک نیت سے صالح کہلائے اور نجات آخرت کا ذریعہ بن جائے۔

ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔

ترجمہ: پھر پورا دیا جائے گا ہر نفس کو جو کچھ اس نے کمایا ہے اور ان پر بالکل ظلم نہ ہوگا۔ کیا جس شخص نے اللہ کی رضا کی پیروی کی اس شخص کی مثل ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب سے لوٹا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

چوتھی اصلاح

قرآن نے مسلمان کو یہ تعلیم دی ہے کہ جان اور مال تیرا نہیں ہے۔ تجھے ان کے عوض میں خدا تعالےٰ سے جنّت ملے گی۔

قولہٗ تعالےٰ: اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ۔ الاٰیۃ۔

ترجمہ: اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال جنّت کے بدلے میں خرید لئے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مسلمان کی کوئی نقل و حرکت اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر نہیں

۔اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس کی کمائی کی ایک ایک کوڑی بامر الٰہی صرف ہوگی۔ مثلاً ایک سچّا مسلمان تضیع مال، تضیع اوقات اور تضیع ایمان کے ڈر سے سینما اور تماکیز جیسے مراکز فسق و فجور میں قدم نہیں رکھے گا۔ جب اس کا گذر ایسی بیہودہ جگہوں سے ہوگا تو شریفانہ گذر جائے گا۔

قولہٗ تعالیٰ: وَالَّذِیْنَ لَا یَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا۔

ترجمہ: اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ کام کے پاس سے گذرتے ہیں تو شریفانہ طور پر گذر جاتے ہیں۔

پانچویں اصلاح

قرآن نے مسلمان کو یہ پیغام دیا ہے۔ تیری پیدائش کی غرض و غایت جلبِ زر، حصول جاہ، تعمیر مکانات عالیہ، فتوحاتِ ملکیہ نہیں ہیں۔ تو خدا کا بندہ ہے بندگی کا حق ادا کرنے کے لئے آیا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ وَ مَا اُرِیْدُ مِنْھُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَا اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ۔

ترجمہ: ”میں نے جنوں اور انسانوں کو اس کے سوا اور کسی مقصد کے لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے رزق نہیں چاہتا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کھلائیں“

اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایک سچا مسلمان اسباب تعیش کو کبھی اپنی زندگی کا نصب العین نہیں بنائے گا۔

چھٹی اصلاح

قرآن نے مسلمان کو یہ تعلیم دی ہے کہ ایک سچے مسلمان کو دنیا کا کوئی کاروبار یادِ الٰہی کے فرائض سے غافل نہیں کر سکتا۔ اور نہ شہنشاہی دربار (مسجد) کی پنجوقتہ حاضری میں مانع ہو سکتا ہے۔

قولہٗ تعالیٰ: فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَ اِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْہِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَار (نور، رکوع ۵)

ترجمہ: وہ ایسے گھروں میں (جا کر عبادت کرتے ہیں) جن کی نسبت اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے ان (مسجدوں) میں ایسے لوگ صبح اور شام اللہ کی پاکی (نمازوں میں) بیان کرتے ہیں جن کو اللہ کی یاد سے اور (بالخصوص

نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ خرید غفلت میں ڈالتی ہے اور نہ فروخت (اور) وہ ایسے دن کی دارو گیر سے ڈرتے ہیں جس میں بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ جائیں گی۔

ساتویں اصلاح

قرآن کریم نے اپنے متبعین کو اعلیٰ درجہ کا با اخلاق بننے کی ہدایت کی ہے۔ اگرچہ جزاءُ سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ کے قاعدہ کی بناء پر ظالم سے انتقام لینے کی اجازت ہے لیکن اخلاق کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ برائی کی بجائے بھلائی کرے۔

قولہٗ تعالےٰ: اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ہ وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰھَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ہ (حٰمٓ السجدہ رکوع ۵)

ترجمہ: بدی کو اس خصلت کے ساتھ دفع کر جو بہت اچھی ہو۔ پس ناگہاں وہ شخص جسے تم سے عداوت ہے (ایسا ہو جائے گا)

گویا وہ قرابت والا دوست ہے اور یہ بات ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے۔

آٹھویں اصلاح

مسلمان کی اجتماعی زندگی

کا اصلاحی پروگرام

ا۔ فرامین الٰہیہ یعنی قرآن اور احادیث نبویہ کو پیشِ نظر رکھ کر رہنمایانِ قوم کی اطاعت کرنا تمہارا فرض ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ (سورہ النساء رکوع ۸)

ترجمہ: مسلمانو! اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اور اپنے مسلمان حاکموں کی فرمانبرداری کرو۔

ب۔ مسلمانوں میں باہمی جھگڑا ہو جائے تو پنچایتوں میں اس کی صلح کرا دو تاکہ مقدمہ عدالت میں نہ جائے

قولہ تعالیٰ: وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا الآیہ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (حجرات رکوع ۱)

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی صلح کرا دو۔ سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان آپس میں بھائی ہیں لہٰذا اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

ج۔ کوئی مسلمان کسی بھائی پر تمسخر نہ اڑائے

قولہٗ تعالےٰ: لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ الآیہ۔ (حجرات رکوع ۲)

ترجمہ: نہ مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہیئے۔

د۔ ایک دوسرے کو طعنہ مت دو

قولہٗ تعالےٰ: وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ الآیہ۔ (حجرات رکوع ۲)

اور نہ عیب لگاؤ ایک دوسرے پر

ھ۔ آپس میں بُرے لقبوں سے

مت پکارو

قولہٗ تعالیٰ: وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ - الآیہ (حجرات رکوع ۲)

ترجمہ: اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو۔

و۔ تحقیق کے بغیر کسی کے متعلق کوئی

گمان فاسد دل میں مت لاؤ

قولہٗ تعالیٰ: یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ الآیہ

ترجمہ: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔

(حجرات رکوع ۲)

ز۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے خلاف

پراپیگنڈہ نہ کرے!

قولہٗ تعالیٰ: وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا الآیہ (حجرات رکوع ۲)

ترجمہ: اور نہ بد کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو۔

نویں اصلاح

فضول خرچی سے بچو

اگر مسلمان ان ہدایات پر عمل پیرا ہو تو افلاس و ناداری یقیناً دور ہو جائے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا (بنی اسرائیل رکوع ۳)

ترجمہ: رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو حق دے دے اور فضول خرچی نہ کر۔

وَلَا تَجْعَلْ یَدَکَ مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَلَا تَبْسُطْھَا کُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۔ (بنی اسرائیل رکوع ۳)

ترجمہ: اپنے ہاتھ کو گردن کے ساتھ باندھا ہوا نہ رکھ اور بہت زیادہ کشادہ بھی نہ رکھ۔ پھر تو بیٹھ رہے گا ملامت کیا ہوا پچھتاتا ہوا۔

دسویں اصلاح

قرآن کا سیاسی نظام

اگر ان اصول سیاسیات پر مسلمان عمل پیرا ہوں تو میدان سیاست میں کبھی شکست نہیں کھا سکتے۔

ا۔ میدانِ جنگ میں اپنے افسر کی اطاعت کرو۔

یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

ترجمہ: اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول اور اپنے مسلمان حکمرانوں کی فرمانبرداری کرو۔

(ب) دشمن کے مقابلے میں میدانِ جنگ میں باہمی جھگڑوں سے بچو۔

قولہٗ تعالیٰ: یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ - وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ - (انفال رکوع ۶)

ترجمہ: اے مسلمانو! جب تم دشمن کے مقابلہ میں جاؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ آپس میں نہ جھگڑو پس سست ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر کرو تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ج: فرض منصبی کے ادا کرنے میں

کسی قسم کی خیانت نہ کرو

یَاۤ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

(باقی ۱۲ پر)



اللہ کی محبوب چیزوں سے اُنس اور اس کی غیر پسندیدہ چیزوں سے نفرت محبّتِ الٰہی کی اوّلیں شرط ہے

ع: محبوب کی ہر ایک ادا ہوتی ہے محبوب!

ذکر کی مجالس کا مقصد صرف رضائے الٰہی ہے

جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا محمد اجمل قادری مدظلہ

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ اما بعد: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ سبحان اللّٰہ العظیم۔

ترجمہ: حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے باری تعالےٰ کو بہت ہی محبوب ہیں۔ پڑھنے میں نہایت آسان ہیں لیکن میزان میں دوسرے اعمال کے اعتبار سے بہت بھاری ہوں گے۔

بزرگانِ محترم! ہمارے ذکر و اذکار اور وظائف وغیرہ کا مقصود صرف اور صرف رضائے الٰہی اور محبت الٰہی ہوتا ہے۔ یہ تمام مجاہدے اور ریاضتیں اسی لئے کی اور کرائی جاتی ہیں تاکہ اللہ تعالےٰ کی محبت نصیب ہو جائے۔ اس کے حصول کی شرط یہ ہے آدمی ان تمام چیزوں سے محبت کرنے لگے جو باری تعالےٰ کے نزدیک محبوب ہیں۔ اور ان تمام چیزوں سے اظہار نفرت کرے جو ان کے نزدیک غیر پسندیدہ ہیں۔

ابھی جو حدیث پڑھی گئی ہے اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی محبت کا ذکر ہے۔ نبی محتشم فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کلمتان حبیبتان الی الرحمٰن کہ یہ دو کلمے اللہ تعالےٰ کو بہت ہی محبوب ہیں۔ بس اسی جملے سے حدیث کا مطلب و مقصد ظاہر ہو جاتا ہے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالےٰ کی محبت کے خواہاں ہو تو سن لو! یہ دو کلمے اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت ہی محبوب ہیں لہٰذا تمہیں بھی یہ محبوب ہونے چاہئیں۔ ورنہ تمہارا دعویٰ محبت الٰہی یکسر فضول ہے۔ ضابطۂ محبت یہی ہے کہ: ع

محبوب کی ہر ایک ادا ہوتی ہے محبوب

لیکن چونکہ انسان فطرتاً ہٹ دھرم اور ضدی واقع ہوا ہے۔ ہر چیز میں وجہ اور لِمَ

(باقی ۱۲ پر)

ایمانؑ کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خاں صفدر

تکمیل قلبی اطمینان اور صحیح عالمگیر اخوت اور یگانگت بغیر خالص ایمان کے ہرگز متصوّر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ایمانی اخوّت سے وحدتِ خلق کا عالمگیر نظام اور تصوّر سامنے آجاتا ہے۔ مذہبی اور روحانی ارتقار کا آخری اور انتہائی مقام سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ تمام اقوام و ممالک میں ایمان خالص کی تبلیغ اور تکمیل ہو۔ جس کی بدولت عالم انسانیت اپنی فلاح و مراد کو پہنچے اور ہر فرد باوجود اختلافِ الوان و طبائع کے دنیا و آخرت کی کامرانی اور شادمانی سے بہرہ ور ہو اور چونکہ نجاتِ اُخروی دنیوی مصالح سے زیادہ قیمتی اور اعلیٰ غرض ہے۔ اس لئے ایمان کا بنیادی عقیدہ جس کے سبب اللہ تعالےٰ کی دائمی خوشنودی اور ابدی رضاجوئی حاصل ہو سکتی ہے اور اسی پر نجاتِ اُخروی موقوف ہے۔ ایک نہایت اعلیٰ ترین نصب العین اور فلاح دارین کے حصول کا واحد اور بے مثال ذریعہ ہے۔ کفر و جحود انسان کو دین و دنیا میں ہر طرح ناکام و نامراد رکھنے والی منحوس ترین چیز ہے اور بغیر ایمان کے کوئی عمل اللہ تعالےٰ کے ہاں قبول نہیں ہو سکتا اور نہ اس کو درجۂ قبولیت کا کوئی ادنیٰ سا حصّہ بھی ہے۔ بھلا سوچئے کہ جس درخت کی جڑ ہی سُوکھ گئی ہو اس کے پتّوں پر پانی چھڑکنا خود پانی کو ضائع کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ بغیر ایمان کے اعمال صالحہ راکھ کا ایک بے وزن ڈھیر ہے۔ جس کو کفر و شرک کی تند اور تیز آندھی آنِ واحد میں اڑا کر بالکل نیست اور نابود کر دیتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے

مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ اَعْمَالُھُمْ کَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِہِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ط لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا کَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ط ذَالِکَ ھُوَ الضَّلَالُ الْبَعِیْدُ ہ

(پ۱۳ - ابراہیم ۳)

"جو لوگ اپنے رب کے منکر ہوئے ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے وہ راکھ کہ اس پر زور سے آندھی کے دن ہوا چلے۔ اپنی کمائی میں سے ان کے ہاتھ کچھ نہ ہوگا یہی ہے بہک کر دور جا پڑنا۔"

اور یہ ایک بالکل کھلی حقیقت ہے کہ جن لوگوں نے دنیا میں بجائے ایمان کے کفر و شرک پھیلایا اور اس مہربان اور رحمٰن خدا سے بندوں کا تعلق قطع کر کے مخلوق کو خدائی صفات کا حامل بنایا تو انہوں نے پیاسوں کو سراب کی طرف دوڑایا اور شرفِ انسانیت کو بدنما دھبّہ لگایا۔ اور جس شخص نے غیر خدا کی عبادت اور بندگی کی اور دوسروں کو اس کی دعوت دی تو اس نے اپنی ساری محنت ضائع کر دی اور اپنے تمام اعمال کو اکارت کر دیا۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ اور یہ بالکل ایک نمایاں حقیقت ہے کہ کافر و مشرک بڑا ہی بیوقوف اور لایعقل ہوتا ہے کیونکہ وہ انسانیت کے بلند مقام سے تنزّل کر کے چوپایوں بلکہ ان سے بھی زیادہ ذلیل مقام پر پہنچ جاتا ہے اور خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق میں اُس سے بُرا اور شریر کوئی نہیں ہو سکتا اور ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ

اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃ (پ ۳۰۔ البیّنۃ ۱)

"وہ لوگ سب مخلوق سے بدتر ہیں"

اور جو لوگ زیادہ خالص ایمان پر قائم ہو کر دعوتِ ایمان پر زور دیتے اور کفر و شرک کو سب سے بڑا ناقابل مغفرت گناہ یقین کرتے اور بتاتے ہیں تو وہ یقیناً مخلوقِ خدا کے سب سے زیادہ ہمدرد اور خیر خواہ ہیں اور وہی اللہ تعالےٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اور ایسے ہی حضرات کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ :-

اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّہ

(پ ۳۰، البیّنہ ۱)

"وہ لوگ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔"

لہٰذا سب سے اہم کام ضروری تبلیغ اور نفع رساں عمل دعوتِ ایمان ہے کیونکہ کفر و شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے جس کے سبب ابدی طور پر انسان جنّت کی دائمی راحت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی بے پایاں رحمت سے محجوب رہتا ہے اور کسی وقت بھی اس کی مغفرت کی توجہ نہیں کی جا سکتی۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ (پ۵۔ النساء ۷)

"بے شک اللہ تعالےٰ نہیں بخشتا اس کو کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔"

مگر افسوس کہ بہت کم لوگوں کو اس کا خیال ہے کہ صرف ایک ہی رب کی عبادت کر کے مقصدِ تخلیق کو سمجھیں اور ایمان کی جڑوں کو مضبوط کریں اور اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر نگاہ جمائے رکھیں :-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ہ

(پ۲۷ - الذّاریات ۲۰)

"اور مَیں نے نہیں پیدا کئے جنّ اور انسان مگر اس کے کہ وہ میری عبادت کریں۔"

کاش! کہ اس مقصدِ وحید کی طرف بھی التفات اور توجہ ہو جائے جس کے لئے ہم دنیا میں پیدا کئے گئے ہیں۔ اگرچہ کچھ بندگانِ خدا اس عظیم مقصد کے سمجھنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ مگر غافلوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے بقول شاعر ؎

کس واسطے ہم آئے ہیں دنیا میں شیفتہ
اس کا جو دیکھئے تو بہت کم خیال ہے

ایمان باللہ

ایمان کی سب سے پہلی اور بنیادی کڑی ایمان باللہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو اس کی ذات، اُس کی صفات اور اس کے افعال میں ہر حیثیت اور ہر لحاظ سے وحدہٗ لاشریک سمجھا اور یقین کیا جائے کہ وہ "وُدود" ہے مگر نہ ایسا جس طرح دوست دوست سے دوستی اور محبت کرتا ہے۔ وُہ حنّان ہے لیکن نہ اس طرح جیسے ماں اولاد سے شفقت کرتی ہے۔ وہ رؤف، رحیم ہے پر نہ یوں جیسا کہ باپ اپنے بیٹوں سے رحمت و رأفت کرتا ہے۔ وہ

ان تمام تشبیہات و استعارات سے بالکل پاک، قطعاً مبرّا اور یقیناً منزّہ ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ وہ ماں اور باپ سے، بیوی اور اولاد سے، کھانے اور پینے سے، سونے اور اونگھنے سے، فنا اور زوال اور ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ نہ حضرت عُزیرؑ اس کے فرزند ہیں اور نہ حضرت مسیحؑ اس کے بیٹے ہیں اور نہ فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں اور نہ اجبار و رہبان یعنی مولوی اور پیر اس کے بیٹے ہیں۔ وہ اپنی تمام صفات میں بے مثل ہے وہی عالم الغیب والشھادہ ہے اور وہی السمیع البصیر ہے اور وہی اپنے تمام کمالات میں منفرد ہے اور وہی مدبّر امر ہے اور وہی کارخانہ عالم میں متصرّف ہے۔

الغرض معبود حقیقی تمام کمالات و اوصاف سے متصف اور تمام عیوب و نقائص سے مبرّا اور ہر قسم کی حاجات سے پاک ہے۔ ساری کائنات اس کی محتاج ہے اور وہ الصّمد ہے اور اگر کوئی عاصی و گنہگار فطرتِ صیحہ کو کھو نہ چکا ہو تو ضرور اس کا متلاشی رہتا ہے کہ خالق کائنات کے ساتھ اس کا ربط و تعلق قوی سے قوی تر ہو جائے اور اس کو مالک حقیقی کی رضا نصیب ہو اور وہ اپنی فانی اور ناپائیدار زندگی کی رفتار صراطِ مستقیم پر جاری رکھ کر تقرّبِ الٰہی اور رضائے حق تک پہنچنے میں فائز المرام ہو سکے اور رحمتِ خداوندی تو یہ گارنٹی دیتی ہے کہ گنہگاروں کو مایوسی سے ہمکنار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ؎

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم ہائے سیاہ کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

بقیہ : مجلسِ ذکر

تلاش کرتا ہے اور ہر عمل کے فائدہ کا علم ضروری سمجھتا ہے اس لئے از راہِ شفقت حضور علیہ السلام نے آگے ظاہری فائدہ بھی بتلا دیا کہ یہ دو کلمے جو تمہیں آج بہت آسان اور سہل معلوم ہوتے ہیں ان کے پڑھنے کا ثمرہ تمہیں قیامت کے دن نظر آئے گا کہ وزن کے اندر دیگر تمام اعمال سے اجر و ثواب کے اعتبار سے بہت بھاری ہوں گے۔

ان تسبیحات کے پڑھنے کا طریقہ

امام تیمیہؒ اور امام غزالیؒ اپنے دور کے بہت بڑے ولی اللہ گذرے ہیں فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص نماز فجر سے قبل یعنی فجر کی سنّتوں اور فرض کے درمیان یہ دو کلمے سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اور اس کے ساتھ و بحمدہٖ استغفر اللہ کا اضافہ کر کے پڑھے تو اللہ تعالٰے اس کے تمام گناہ معاف فرما دیں گے۔ ہمارے سلسلے کے تمام اکابر اس تسبیح کی تلقین فرماتے ہیں۔ میں بھی گذارش کرتا ہوں کہ جملہ احباب اس کو ضرور پڑھا کریں۔ انشاء اللہ دنیاوی و اُخروی دونوں اعتبار سے فائدہ نمایاں طور پر محسوس ہو گا اور اللہ تعالٰے کی محبت بھی نصیب ہو گی۔

اللہ تعالٰے ہم سب کو اپنی محبّت محض اپنے فضل و کرم سے عنایت فرمائیں۔

بقیہ : مقصدِ قرآن

لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ (انفال)

ترجمہ : اے مسلمانو! اللہ اور اس کے رسولؐ اور آپس میں ایک دوسرے کی امانت میں خیانت نہ کرو۔

قادیانی فتنہ کی تخم ریزی اور آبیاری برطانیہ نے کی تھی

اس لئے

قادیانیوں کے آخری گھر تک ان کا تعاقب ضروری تھا

پاکستان سے باہر "انٹرنیشنل تحفظ ختم نبوت مشن" ہر سطح پر قادیانیوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرے گا

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا زاھد الراشدی سے خصوصی انٹرویو!

جمعیۃ علماء اسلام کے ممتاز راہ نما اور مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی گذشتہ دنوں برطانیہ کے تبلیغی دورے اور انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن میں شرکت کے بعد حج بیت اللہ ادا کرتے ہوئے گوجرانوالہ واپس پہنچے اور ہمارے نمائندہ کے ساتھ گفتگو کے دوران انہوں نے اپنے بیرونی دورہ کے تاثرات کا اظہار کیا۔ اس گفتگو کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

سوال : مولانا! آپ کا شمار تحریک ختم نبوت کے ذمہ دار راہ نماؤں میں ہوتا ہے اور آپ نے اگست میں لندن میں منعقد ہونے والی بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت بھی کی ہے کیا آپ اس کانفرنس کی ضرورت پر روشنی ڈالیں گے؟

جواب : قادیانیت کا مسئلہ بنیادی طور پر پاکستان اور ہندوستان کا مسئلہ ہے لیکن چونکہ اس فتنہ کی تخم ریزی اور آبیاری برطانوی استعمار نے اپنے دورِ اقتدار میں نوآبادیاتی مقاصد کے لئے کی تھی۔ اور دنیا میں جہاں جہاں برطانوی اقتدار اور اثرات رہے ہیں وہاں اس فتنہ کے قدم بھی پہنچے ہیں بالخصوص پاکستان کے اوّلین وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ نے اپنے دورِ وزارت وزارتِ خارجہ کو قادیانیت کی تبلیغ و توسیع کے لئے پوری طرح استعمال کیا ہے۔ اس لئے دنیا کے مختلف حصّوں میں قادیانیوں کے اثرات اور مراکز موجود ہیں اور ایک عرصہ سے اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ عالمی سطح پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کا تعاقب منظم طور پر کیا جائے۔ پھر پاکستان میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزا طاہر احمد نے ملک سے فرار اختیار کر کے لندن کو

اپنی سرگرمیوں کا ہیڈکوارٹر بنا لیا اور وہاں قادیانی جماعت کا مرکز قائم کر کے پاکستان اور اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ کی مہم تیز کر دی تو اس ضرورت کا احساس دوچند ہو گیا۔ چنانچہ گذشتہ سال مکہ مکرمہ میں چند سرکردہ علماء نے جن میں مکہ مکرمہ کے الشیخ عبدالحفیظ المکی اور مولانا محمد مکی حجازی اور پاکستان سے مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا محمد ضیاء القاسمی سرفہرست ہیں باہمی مشورہ کے ساتھ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے قیام اور لندن میں بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ عالمی سطح پر قادیانیوں کے یک طرفہ پراپیگنڈہ کا مؤثر جواب دیا جائے اور مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کو اس کانفرنس کے بارے بیدار کیا جائے۔

سوال: برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کا اس کانفرنس کے بارے میں کیا طرزِ عمل رہا؟

جواب: برطانیہ میں مقیم مسلمان پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور دیگر مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے کام کا میدان ان تین ممالک سے تعلق رکھنے والے مسلمان تھے اور ان مسلمانوں نے کانفرنس کے ساتھ بھرپور تعاون کیا کانفرنس سے قبل برطانیہ کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کے عنوان پر اجتماعات رکھے گئے تھے جن میں مسلمانوں نے بھاری تعداد میں پورے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی اور برطانیہ میں مقیم علماء کی ایک بڑی تنظیم "جمعیۃ علماء برطانیہ" نے باقاعدہ تنظیمی حیثیت سے کانفرنس کی کامیابی کے لئے ملک کے طول و عرض میں محنت کی۔

سوال: ختم نبوت کا مسئلہ عام مسلمانوں کا مشترکہ ہے لیکن کیا وجہ ہے کہ اس کانفرنس میں دیوبندی مکتب فکر کے سوا دوسرے مکاتبِ فکر کو شریک نہیں کیا گیا؟

جواب: ہم یہاں سے اسی جذبہ کے ساتھ گئے تھے کہ پاکستان کی طرح یورپ میں بھی تمام مکاتب فکر کے اشتراک کے ساتھ قادیانیت کے خلاف محاذ قائم کیا جائے لیکن وہاں پہنچنے کے بعد فرقہ وارانہ کشیدگی کی ایسی افسوسناک صورت حال سامنے آئی کہ فوری طور پر تمام مکاتب فکر کے ذمہ دار حضرات کو ایک جگہ جمع کرنا بظاہر مشکل نظر آ رہا تھا یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ یورپ کا معاشرہ جو گھریلو زندگی کے تصور اور قلبی سکون سے یکسر محروم ہونے کے باعث اسلام کی تبلیغ کا سب سے بڑا میدان بن سکتا ہے۔ وہاں فرقہ وارانہ کش مکش کی شدت اسلام کی تبلیغ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے بلکہ اسلام سے نفرت کا سبب بن رہی ہے۔ ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے اور مساجد کے جھگڑے اس قدر سنگین ہیں کہ الامان والحفیظ۔

اس صورت حال کو دیکھ کر ہم نے محسوس کیا کہ پہلی "بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس" کے موقع پر ایسا کوئی "رسک" نہیں لینا چاہئے جو کانفرنس کے بنیادی مقاصد ہی نقصان کا باعث بن جائے۔ چنانچہ ہم نے طے کیا کہ کانفرنس اور اس سے قبل ملک گیر دوروں میں فرقہ وارانہ اختلافات کو مثبت یا منفی کسی بھی طور پر چھیڑے بغیر اپنی ساری توجہ کانفرنس کے

بنیادی مقصد پر مرکوز رکھیں گے۔ اس حکمت عملی کا یہ فائدہ ہوا کہ بالآخر دوسرے مکاتبِ فکر کے راہ نماؤں کو بھی کانفرنس کے مقاصد کی اہمیت اور منتظمین کے خلوص کا احساس ہو گیا اور کانفرنس سے قبل بریلوی مکتبِ فکر کی نمائندہ تنظیم ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ اور اہل حدیث مکتب فکر کی تنظیم جمعیۃ اہل حدیث برطانیہ نے اخبارات میں باقاعدہ اشتہارات اور قراردادوں کے ذریعہ "بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس" کی مکمل حمایت کا اعلان کر دیا۔ جس کے بہت اچھے اثرات مرتب ہوئے اور مشترکہ جد و جہد کے سلسلہ میں محسوس کئے جانے والے خدشات کے ازالہ کے ساتھ آئندہ کے لئے تمام مکاتب فکر کے مشترکہ اجتماعات کی راہ ہموار ہو گئی۔

سوال: کانفرنس میں کن ممالک سے علماء شریک ہوئے؟

جواب: کانفرنس میں شرکت اور خطاب کرنے والے علماء میں بھارت سے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید اسعد مدنی، بنگلہ دیش کے بزرگ دینی و سیاسی راہ نما حافظ جی حضور، رابطہ عالم اسلامی کے نمائندہ ڈاکٹر حسن اندھل، سعودی سفارت خانہ کے نمائندہ الشیخ ناجی صادق المفتی، مصر کے الشیخ زہران، متحدہ عرب امارات کے الشیخ خلیل اور الشیخ اشتیاق حسین عثمانی، کینیڈا سے مولانا مظہر عالم اور پاکستان سے تحریک ختم نبوّت کے سربراہ مولانا خان محمّد کے علاوہ علامہ خالد محمود، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد زکریا ایم پی اے کراچی، مولانا مفتی احمدالرحمٰن، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا سیّد عبدالقادر آزاد، مولانا محمد یوسف خان آزاد کشمیر، مولانا میاں محمد اجمل قادری، مولانا قاری عبدالحی عابد، مولانا عبدالرؤف ربانی اور دیگر حضرات بطور خاص قابلِ ذکر ہیں۔

س: کانفرنس کی صدارت کس نے کی۔ اور تقاریر کن زبانوں میں ہوئیں؟

جواب: کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں پہلی نشست کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوّت پاکستان کے امیر مولانا خان محمد نے اور دوسری نشست کی صدارت جمعیۃ علماء ہند کے سربراہ مولانا سید اسعد مدنی نے کی، جب کہ انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سربراہ الشیخ عبدالحفیظ المکی دونوں نشستوں میں اور مصر کے الشیخ زہران اور سعودی عرب کے الشیخ صادق ناجی المفتی ایک ایک نشست میں معاون صدر تھے کانفرنس میں مجموعی طور پر پچاس سے زائد تقریریں ہوئیں اور یہ تقاریر تین زبانوں اردو، عربی اور انگریزی میں ہوئیں۔

سوال: مرزا طاہر احمد نے گذشتہ دنوں اس کانفرنس کے بارے میں کہا ہے کہ حاضری کم تھی اور مقررین نے گالیاں دی ہیں اور عام لوگوں نے اس میں دلچسپی نہیں لی؟

جواب: مرزا صاحب نے یہ کہہ کر اپنے حواریوں کو تسلی دینے کی کوشش کی ہے حالانکہ کانفرنس کی حاضری کی صورت حال یہ تھی کہ بڑے ہال میں ۲۷ باقاعدہ نشستوں کے علاوہ ۵۰۰ زائد کرسیاں لگوائی گئی تھیں اور اس کے ساتھ اور ایک فرشی نشست والا ہال نماز کے لئے الگ حاصل کیا گیا تھا۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے ہوا، اور

ساڑھے گیارہ بجے تک تمام نشستیں، سیڑھیاں اور راستے پُر ہو کر لوگ نماز والے خالی ہال میں جانا شروع ہو گئے تھے۔ اور پھر یہ کیفیت شام سات بجے تک اسی طرح رہی۔ لندن کے اخبارات کی رپورٹ کے مطابق لندن میں مسلمانوں کی اب تک منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں یہ سب سے بڑی کانفرنس تھی۔

جہاں تک گالیوں اور بدزبانی کا تعلق ہے اس کا قصہ بھی سن لیں۔ ہمارے وہاں پہنچنے کے بعد قادیانیوں نے مختلف ذرائع سے یہ پراپیگنڈہ کیا کہ مولوی حضرات بدزبانی کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ اس کے جواب میں ہم نے قادیانیوں کو آئینہ دکھانے کے لئے کانفرنس کے ایک مقرر مولانا اللہ وسایا کے ذمہ یہ موضوع لگایا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی کتابوں سے وہ اقتباسات پڑھ کر سنائیں جن میں مرزا صاحب آنجہانی نے مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور دوسرے اکابر علماء کو گالیاں دی ہیں تاکہ تہذیب و شرافت کا شب و روز ڈھنڈورا پیٹنے والوں کے اپنے پیشوا کی زبان کا لوگوں کو علم ہو۔

اگر ان گالیوں کے سنانے سے مرزا طاہر احمد کو دکھ ہوا ہے تو اس کا شکوہ کانفرنس کے مقررین سے کرنے کے بجائے انہیں اپنے آنجہانی دادا مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر پر کرنا چاہیئے۔

سوال :۔ کیا آپ کانفرنس کی کامیابی اور اس کے نتائج سے پوری طرح مطمئن ہیں؟

جواب : بحمد اللہ تعالیٰ کانفرنس پوری طرح کامیاب ہوئی ہے۔ اور اس کے اثرات بھی ہماری توقعات سے بڑھ کر ہوئے ہیں، کامیابی کے بارے میں تو پہلے بتا چکا ہوں نتائج اور اثرات کے بارے میں آپ دو باتوں سے اندازہ کر لیں ایک یہ کہ کانفرنس کے فوراً بعد جب اس کی خبریں یورپ کے دوسرے ممالک میں پہنچیں تو کینیڈا، مغربی جرمنی اور دیگر ممالک کی طرف سے تقاضے شروع ہو گئے ہیں کہ ان کے ممالک میں ا نوع کی کانفرنسیں منعقد ک جائیں۔ لیکن اس کے بعد ح بیت اللہ کا موسم آجانے ک بعد ان ممالک میں کانفرنسوں فوری انعقاد نہ ہو سکا۔ اب انشاء اللہ ان کا پروگرام جلد طے ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ کانفرنس سے ہمارا سب سے بڑا مقصد اس فتنہ کے سلسلہ میں یورپی مسلمانوں کو بیدار کرنا ا وہاں کی رائے عامہ کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا تھا کہ اسلام ا قادیانیت دو الگ الگ مذہب ہیں، قادیانیوں کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور قادیانی گروہ کے راہ نما خود کو مسلمان ظاہر کر کے اور اسلام کا نام استعمال کر کے دنیا کو اشتباہ اور دھوکہ کی جس کیفیت میں رکھنا چاہتے ہیں ملّتِ اسلامیہ کے لئے وہ قابلِ برداشت نہیں ہے۔ چنانچہ اس مقصد میں ہمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے وہاں کے مسلمانوں نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ اور انہیں مسلمانوں کی ایسوسی ایشنوں سے نکالنے کی مہم شروع کر دی ہے۔

کانفرنس کے بعد قادیانیوں نے باٹلے اور بریڈ فورڈ میں "احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن" کے نام اور "جلسہ ختم نبوت" کے عنوان سے اجتماعات کا اعلان کیا۔ جس پر وہاں کے مسلمانوں نے مقامی حکّام سے احتجاج کیا اور انہیں اپنے مؤقف سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی اپنا اجتماع ضرور کریں لیکن "ختم نبوت" اور "مسلم" کے عنوان سے ہم انہیں جلسہ نہیں کرنے دیں گے اس سے دھوکہ اور اشتباہ پیدا ہوتا ہے۔ برطانوی حکّام نے مسلمانوں کے مؤقف کو تسلیم کرتے ہوئے قادیانی اجتماعات کے لئے پہلے سے کی ہوئی پبلک ہال کی بکنگ منسوخ کر دی۔

یہ واقعات اس امر پر شاہد ہیں کہ کانفرنس اپنے مقاصد کے لحاظ سے کامیاب رہی ہے۔

سوال : اب ذرا اپنے ملک میں واپس آتے ہیں یہ بتائیں کہ کیا آپ تحریک ختم نبوت کی موجودہ صورت حال سے مطمئن ہیں اور اس سلسلہ میں کیا تقاضے محسوس کرتے ہیں؟

جواب : مطمئن ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ابھی بہت سا کام باقی ہے آئینی اور قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا جائے اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے قادیانیوں کو روک دیا جاتے کے بعد ان آئینی و قانونی اقدامات پر عملدرآمد کا مرحلہ ابھی باقی ہے ملک کے مختلف حصوں سے عملدرآمد کے غیر مؤثر ہونے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں اور بااثر قادیانی افسران ان میں مسلسل رکاوٹ ڈال رہے ہیں، مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کا مسئلہ ابھی جوں کا توں ہے، کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کی علیٰحدگی کے بارے میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ ابھی پورا نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی اہم مسائل ابھی حل طلب ہیں۔ اس لئے تحریک ختم نبوت کو از سر نو منظم کرنے اور تمام مکاتب فکر کے ذمہ دار راہ نماؤں کو اعتماد میں لیتے ہوئے اس جد و جہد کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔

سوال : آپ نے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ صورتِ حال کیا ہے؟

جواب : اسلم قریشی کیس کے سلسلہ میں تازہ صورت حال یہ ہے کہ میجر مشتاق احمد کی سربراہی میں بننے والی ٹیم کے پاس یہ کیس آنے کے بعد سے تفتیش کا کام قطعی طور پر معطل ہے اور برائے نام بھی کوئی کام نہیں ہو رہا۔ مرکزی مجلس عمل نے اس ٹیم پر عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے لیکن نہ تو اس ٹیم کو بدلا گیا ہے اور نہ ہی یہ ٹیم کچھ کر رہی ہے۔ حال ہی میں اسلم قریشی اغوا کیس کے سلسلہ میں کچھ اور شواہد سامنے آئے ہیں جن کی بنیاد پر تفتیش کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے لیکن موجودہ ٹیم تک ان امور کو پہنچانے کو ہم ان قرائن کو سامنے کر دینے کے مترادف سمجھتے ہیں۔ اس لئے نئی ٹیم کے انتظار میں ہیں۔

سوال : کیا انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کی پاکستان میں شاخ قائم کی جا رہی ہے؟

جواب : میں انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کا باقاعدہ ممبر نہیں ہوں اس لئے پوری ذمہ داری سے تو کچھ

نہیں کہہ سکتا البتہ میری معلومات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے درمیان لندن میں ہی یہ سمجھوتا طے پا گیا ہے کہ پاکستان میں تحریک ختم نبوت کی راہنمائی اور قیادت مجلس تحفظ ختم نبوت کرے گی۔ اور بیرون ملک اس جد وجہد کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مولانا خان محمد ہی کی زیر نگرانی انٹرنیشنل ختم نبوت مشن آگے بڑھائے گا اس لئے میرے خیال میں غالباً پاکستان میں مشن کی شاخ قائم نہیں کی جائے گی۔

سوال: مشن کے راہ نماؤں کا مختصر تعارف کرا دیجئے۔

جواب: انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سرپرست مولانا اسعد مدنی اور مولانا خان محمد بھارت اور پاکستان کی معروف شخصیات ہیں نائب امیر مولانا منظور احمد چنیوٹی جنرل سیکرٹری مولانا محمد ضیاء القاسمی اور رکن شوریٰ علامہ خالد محمود بھی تحریک ختم نبوت کے معروف راہ نماؤں میں سے اور قادیانیت کے محاذ پر ان کی خدمات تاریخ کا اہم حصہ ہیں۔ البتہ مشن کے سربراہ مولانا عبدالحفیظ مکی پاکستان کے عوامی حلقوں میں زیادہ متعارف نہیں ہیں اس لئے ان کے بارے میں مختصراً یہ عرض ہے کہ مولانا عبدالحفیظ مکی پاکستان ہی کے رہنے والے ہیں جنہیں اب سعودی عرب کی شہریت حاصل ہے مکہ مکرمہ میں ایک عرصہ سے مقیم ہیں۔ کتابوں کا کاروبار کرتے ہیں۔ اور مکہ مکرمہ کے معروف دینی ادارہ مدرسہ صولتیہ کے استاذ ہونے کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفہ مجاز ہیں ایک ممتاز علمی اور روحانی شخصیت ہونے کے علاوہ دینی جذبہ اور ملی درد رکھنے والے باہمت راہ نما ہیں اور انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے قیام اور بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد میں شخصی طور پر سب سے زیادہ انہی کی تگ و دو کا حصہ ہے ان کی خواہش ہے کہ مشن کے کام کو پوری دنیا میں پھیلا دیا جائے اور ہر سطح پر قادیانیت کا تعاقب کیا جائے

سوال: مرکزی مجلس عمل کے راہ نما تحریک ختم نبوت کو آگے بڑھانے کے لئے اب کیا لائحہ عمل اختیار کر رہے ہیں؟

جواب: ہمارے کام کا میدان اور طریق کار تو یہی ہوتا ہے کہ تمام مکاتب فکر کے راہ نماؤں اور علماء کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کی کوشش ہوتی ہے رائے عامہ کو تحریک ختم نبوت کے مطالبات کے سلسلہ میں منظم کیا جاتا ہے اور ایک عوامی دباؤ کے ذریعہ حکومت کو مطالبات کی منظوری کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب بھی یہی طریق کار اختیار کرنا ہوگا۔ ویسے تو اسلام کے نفاذ کی دعوے دار حکومت کو ختم نبوت جیسے اہم دینی مسئلہ کے عملی تقاضوں کی تکمیل کے لئے عوامی مطالبات اور دباؤ کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔ یہ اس کا اپنا کام ہے اور اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ مولانا محمد اسلم قریشی کا سراغ لگائے اور تحریک ختم نبوت کے مطالبات کو پورا کرے تاہم اس سلسلہ میں مجلس عمل کے مرکزی راہنما باہمی رابطہ قائم کر رہے ہیں — اکتوبر کی

(باقی ۲۵ پر)

مولانا سعید الرحمٰن دیردی

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ رحمۃ

ایک عظیم شخصیت — ایک جید عالم — ایک بے مثال رہنما

اللہ تعالےٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور فلاح کے لیے ہر دور میں اپنی طرف سے پیغمبروں کا مقدس سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ سلسلۂ نبوت کے ختم ہونے کے بعد حضرات صحابہؓ و تابعین اور تبع تابعین نے پیغمبروں کی نیابت کی ڈیوٹی انجام دی اور اُن کے بعد یہ کام علماء کے ورثہ میں آیا۔ علماء نے اپنے بساط کے مطابق رشد و ہدایت کا کام چلایا۔ علماء ربّانی ہر وقت دعوت الی اللہ کے کام میں مشغول رہے۔ ایسے علماء کے سرخیل قائدین میں مجدد الف ثانیؒ، شیخ احمد سرہندیؒ، شاہ ولی اللہؒ شاہ رفیع الدینؒ، مولانا امداد اللہ مہاجر مکی مدنیؒ، شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ ابو حنیفۂ ہند مولانا مفتی کفایت اللہؒ امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ، فخر المحدثین مولانا انور شاہ کشمیریؒ، شیخ العرب والعجم مولانا السید حسین احمد مدنیؒ، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانیؒ وغیرہم کے نام بطور مثال لیے جاتے ہیں۔

مجدد ملت جامع الشریعۃ والطریقۃ مولانا اشرف علی تھانویؒ ان میں سے ایک ہے۔ مولانا تھانوی علیہ الرحمۃ ۵ ربیع الثانی ۱۲۸۰ھ کو بدھ کے دن صبح صادق کے وقت ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام "عبدالحق" تھا۔ آپ تھانہ بھون کے مقتدر رئیس اور صاحب ثروت تھے۔ مولانا تھانویؒ نے قرآن حکیم کا زیادہ حصہ حافظ حسین علی صاحب سے حفظ کیا اور چند پارے حافظ اخون جی صاحب سے حفظ کیے۔ اور پھر تکمیل حفظ کے لیے اپنے سابق استاد حافظ حسین علی صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اور وہیں تکمیل کیا۔ آپ نے فارسی کی کتابیں مولانا فتح محمد سے پڑھیں اور عربی کتب کے لیے دیوبند تشریف لے گئے۔ دیوبند میں پانچ سال تک تحصیل علم کرتے رہے۔ بالآخر ۱۳۰۱ھ میں دارالعلوم دیوبند سے انیس بیس سال کی عمر میں سندِ فراغت حاصل کی۔

اشرف علی تھانویؒ بڑے عظیم سکالر اور بے مثال عالم دین تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا جس کے آثار پیدائش سے آپ کی جبین اقدس پر نمایاں تھے۔ مثلاً آپ کی عظمت کا اندازہ ان کے نام سے لگایا جا سکتا ہے۔ پیدائش سے پہلے حضرت مولانا حافظ غلام مرتضےٰ صاحب نے آپ کے لیے یہ نام تجویز فرمایا تھا اور اتفاقاً یہ نام ایک جلیل القدر صحابیؓ کا بھی تھا۔ اس طرح حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نے مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کے افتاء کے ابتدائی دنوں میں مولانا تھانویؒ کو زمانۂ طالب علمی میں بھی افتاء کا کام سپرد کیا تو اس وقت مہر پر سجع کندہ کرنے کی ضرورت تھی تو مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ نے فرمایا:

"از گروہ اولیاء اشرف علی"

مقصود یہ تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اولیاء کی جماعت

میں اشرف و اعظم ہیں لیکن ضمناً اس میں مولانا تھانوی رح کی عظمت کو بھی اشارہ تھا کہ حضرت تھانوی رح بھی گروہ اولیاء میں سے ہے۔

حضرت تھانوی رح کا والد کی طرف سے سلسلۂ نسب حضرت فاروق اعظم رض کے ساتھ اور والدہ کی طرف سے حضرت علی رض کے ساتھ جاملتا ہے۔ تو حضرت تھانوی رح خاندانی عظمتوں کے لحاظ سے گویا نجیب الطرفین ہوئے اور اپنے اسلاف کے خلف الصدق اور شانِ فاروقی رض اور علوی رض کا مظہر تھے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

حضرت تھانوی رح کی عظمت پر خود اس کی خودی اور استغناء دلالت کرتی ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا الحمدللہ میرے اوپر کسی بڑے رئیس کی وجاہت بالکل اثر نہیں کرتی اور دل میں کہتا ہوں کہ یہ کیا رئیس ہیں، ہم خود اپنے گھر میں کھاتے پیتے ہیں۔ ہم کوئی مفلس زادے نہیں۔ حضرت تھانوی رح کی استغناء کا سبب و منشا شدت تعلق مع اللہ تھا۔

ہمیشہ سے عادۃ اللہ یہ جاری ہے کہ جس کو اللہ پاک مرجع الخلائق اور لوگوں میں مقبول بنانا چاہیں اور ان کو منصب وارشاد پر متمکن کرنا چاہیں تو اُس کو خاندانی عزت و شرافت سے بھی نوازتے ہیں تاکہ بڑے لوگ اتباع کرنے میں عار نہ کریں۔ چنانچہ حضرت تھانوی رح کو بھی خاندانی اور نسبی عظمتوں سے نوازا اور آپ سید گھرانہ میں پیدا ہوئے۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت تھانوی رح کو زیرک و دانائی، فہم تدبر اور کمال عقل سے نوازا تھا۔ اس میں کچھ علاقائی اور موروثی نیز خاندانی اور فطری صلاحیتیں بھی کارفرما تھی جس علاقہ میں حضرت کی ولادت ہوئی، تھانہ بھون میں، تو وہاں کے لوگ عقل مندی اور دانائی میں مشہور تھے حتیٰ کہ ایک دفعہ ایک انگریز افسر مختلف علاقوں کے باشندوں کے متعلق اظہارِ خیال کرتے ہوئے تھانہ بھون کے لوگوں کو "عاقلانِ تھانہ" کے لقب سے نوازا اور اس علاقہ کے لوگوں کے عاقل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں پر مشائخ عظام اور علماء کرام کی کثیر تعداد نے زندگی بسر کی ہے تو اُن کے تعلیمات و ترکات فیوض و کرامات کا نتیجہ لوگوں میں خلقی ذہانت کی صورت میں ظاہر ہوا۔

حضرت تھانوی رح کو خدا تعالیٰ نے صاف ذہن سے نوازا تھا اور یہی وجہ تھی کہ اپنے ساتھیوں میں ہر جگہ ممتاز ہوتے۔ آپ کو حاضر جوابی اور لسانی طاقت میں کمال حاصل تھا۔

جب کوئی دیوبند کو بغرض مناظرہ آتا تو حضرت تھانوی رح فوراً پہنچتے اور اپنے کمال علم و عقل کی وجہ سے اپنے مقابل کو شکستِ فاش دیتے۔ ایک دفعہ انگریز پادری مناظرے کے لیے دیوبند آئے تو حضرت تھانوی رح نے مقابلے کی ٹھان لی۔ جب شیخ الہند رح کو علم ہوا تو سوچا کہ ابھی لڑکا ہے کہیں مرعوب نہ ہو جائے تو شیخ الہند رح بنفسِ نفیس اعانت کے لیے تیار ہوئے اور چند لمحوں میں انگریز پادری کو ہرا دیا۔

حضرت تھانوی رح کی تقریر سن کر رئیس المناظرین مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب فرمایا کرتے تھے کہ:

حضرت کو فن مناظرہ میں ایسا ملکہ حاصل ہے کہ بڑے بڑے مناظر مقابلہ نہیں کر سکتے اور اس کا مشاہدہ آئے دنوں میں ہوتا ہے۔

حضرت تھانوی کی عظمت اپنے اسلاف و شیوخ کے اقوال سے خود بخود ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ احمد رح اپنے وقت کے محدث کبیر اور جامع الشریعۃ والطریقہ تھے۔ آپ حضرت تھانوی رح کے متعلق جبکہ حضرت تھانوی رح مکتب میں پڑھ رہے تھے فرمایا کرتے تھے:

(باقی صـ پر)

محمد اسلم رانا مرکز تحقیق مسیحیت
ملک پارک، شاہدرہ، لاہور

علمائے مسیحیت اور قرآنی دعوت مباہلہ

نجران کے مسیحیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور متنازعہ فیہ مسائل پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ سورۃ آل عمران کی پہلی تقریباً اسّی، نوّے آیات اسی ضمن میں نازل ہوئیں۔ آیت ۶۱ میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اگر مسیحی اس قدر سمجھانے پر بھی قائل نہ ہوں تو ان کے ساتھ 'مباہلہ' کرو جس کی زیادہ مؤثر اور مکمل صورت یہ تجویز کی گئی کہ دونوں فریق اپنی جان سے اور اولاد سے حاضر ہوں اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں کہ جو کوئی ہم میں جھوٹا ہے اس پر خدا کی لعنت اور عذاب پڑے۔ پر مسیحی مباہلہ کے لیے تیار نہ ہوئے۔ ضروری تفاصیل مولانا محمود الحسن رح اسیر مالٹا کے ترجمہ و تفسیر قرآن مجید میں مندرج ہیں۔

پادری برکت اے خان آف وارڈ ۶ـ سیالکوٹ ۲ـ راقم الحروف کے نام ایک مطبوعہ چٹھی محررہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۵ء میں لکھتے ہیں:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود نجران کے مسیحی علماء دین کے سوالات سے لاجواب ہو کر مباہلہ کا ناکام حربہ استعمال کرنے پر اُتر آئے لیکن نجران کے مسیحی علماءِ دین نے فرمایا کہ جناب ہمارے زندہ خداوند یسوع مسیح نے اپنے لاتبدیل انجیلی کلامِ الٰہی میں ایسی مباہلہ کی بددعائیں دینا، مخالف پر لعنت اور موت مانگنے کی کوئی تعلیم نہیں دی۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر مسیحیوں کے اعتراضات کے جوابات دیتے اور مسیحیت کے ادنیٰ طالبِ علم کی حیثیت سے مسیحیت اور بائبل پر سوالات کرتے ہوئے اٹھائیس برس کا طویل عرصہ گذر چکا ہے۔ اتنے لمبے دَور میں سوائے ایک آدھ استثناء کے مسیحی علماء کو میری تحاریر و تصانیف پر لب کشائی یا قلم اُٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی۔ فللہ الحمد علیٰ ذالک یعنی مسیحی علماء لاجواب ہو کر بزبانِ خاموشی "میں نہ مانوں" کی رٹ لگائے جا رہے ہیں۔ جب اسی قسم کی صورتِ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش آئی کہ علماءِ مسیحیت دلائل کے سامنے عاجز تھے لیکن حق قبول کرنے کو بھی تیار نہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کے مصداق اسلام کی صداقت اور مسیحیت کے ابطال کے لیے مباہلہ کی نقد آور دعوت دی جسے مخاطبین قبول کرنے کی جسارت نہ کر سکے کیونکہ انہیں اپنا انجام تصور کی آنکھوں سے صاف نظر آ رہا تھا۔ اندریں حالات پادری صاحب کا اسلامی دعوت مباہلہ کو 'ناکام حربہ' قرار دینا اس چور کی مثال ہے جو اس کے پیچھے بھاگنے والوں کی طرح چور چور کا شور مچاتا جائے۔

ہاں! ذرا پتہ چلنا چاہئے کہ "علمائے مسیحیت" کے وہ کون سے "سوالات" تھے جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم "لاجواب" ہو گئے تھے۔ میں پادری برکت سے مطلوبہ "سوالات" کا شدت سے انتظار کروں گا۔ جونہی وہ "سوالات" موصول ہو گئے بفضلہ تعالےٰ حسب سابق اُن کے مدلل اور مسکت جوابات دوں گا۔ قارئین کرام مطمئن رہیں علمائے مسیحیت کو سانپ سونگھ جائے گا۔

غلط فہمی کا ازالہ: مباہلہ میں بتول

پادری "مخالف پر لعنت اور موت مانگنے کی کوئی تعلیم ہرگز نہیں ہے۔ جھوٹوں پر لعنت کی دُعا ہے جو کسی بھی مذہب، معاشرہ اور قانون میں قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ جھوٹوں کی یہ سزا از روئے بائبل بھی درست ہے، چنانچہ لکھا ہے:

"اور سب جھوٹوں کا حصّہ
آگ اور گندھک سے جلنے
والی جھیل میں ہوگا۔ یہ دوسری
موت ہے۔"

(کتاب مکاشفہ باب ۲۱ درس ۸)

اگر مسیحی علماء کے قلم اٹھانے سے پیشتر ثالوث پاک کا اقنوم ثالث روح القدس خداوند انہیں بائبل پڑھنے کی ہدایت دے دیا کرے تو کیا ہی اچھا ہو!

لعنت کی تعلیم

بائبل سے ناواقفیت صرف عام پادریوں اور علماء ہی کا شیوہ نہیں بڑے بڑے جید علماء مسیحیت اور مفسرین بائبل بھی اسی لت میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ دکھ کا مقام تو یہ ہے کہ قدیم مسیحی علماء کا شیوہ بھی یہی تھا۔ چلے تھے مناظرہ کرنے اللہ تعالےٰ کے عظیم ترین پیغمبرؐ کے ساتھ لیکن بائبل سے کورے محض تھے۔ بخران کے علماء مسیحیت کا یہ کہہ کر مباہلہ سے جان چھڑانا کہ یسوع مسیح نے "مخالف پر لعنت اور موت مانگنے کی کوئی تعلیم نہیں دی"، ہمارے دعویٰ کی بین دلیل ہے۔ ہم عرض کریں گے کہ از روئے بائبل مخالفوں، بدکاروں اور نافرمانوں پر لعنت بھیجنا طریق خداوندی ہے۔ آدمؑ کے ممنوعہ پھل کھانے کی وجہ سے خدا نے زمین کو لعنتی قرار دیا۔

(کتاب پیدائش باب ۳ درس ۱۷)

حالانکہ اس کیس میں اس بیچاری کا کوئی قصور بھی نہ تھا۔ بدکاروں پر لعنت طریقِ شریعت موسوی ہے مثلاً لعنت اُس پر جو اپنے باپ یا ماں کو حقیر جانے اور سب لوگ کہیں آمین۔ لعنت اُس پر جو اندھے کو راستہ سے گمراہ کرے اور سب لوگ کہیں آمین۔ اس موقع پر بارہ گناہوں کے ارتکاب پر لعنت مذکور ہے۔ (کتاب استثنا باب ۲۷)

شریعت پر عمل نہ کرنے سے بنی اسرائیل پر یہ سب لعنتیں نازل ہوں گی:

- شہر میں بھی تو لعنتی ہوگا اور کھیت میں بھی لعنتی ہوگا۔
- تیرا ٹوکرا اور تیری کٹھوتی دونوں لعنتی ٹھہریں گے۔
- تیری اولاد اور تیری زمین کی پیداوار اور تیرے گائے بیل کی بڑھتی اور تیری بھیڑ بکریوں کے بچے لعنتی ہوں گے
- تو اندر آتے لعنتی ٹھہرے گا اور باہر جاتے بھی لعنتی ٹھہرے گا۔
- خداوند ان سب کاموں میں جن کو تو ہاتھ لگائے لعنت اور اضطراب اور پھٹکار کو تجھ پر نازل کرے گا۔

(استثنا ۲۸ : ۱۶ - ۲۰)

یہودی بائبل اور بالخصوص تورات میں اس قدر لعنتیں لکھی ہیں کہ آپس کی لعنت پھٹکار بنی اسرائیل کا شیوہ بن گیا۔ چنانچہ لکھا ہے

"بنی اسرائیل نے یہ کہہ کر قسم
کھائی تھی کہ جو کسی بنیمینی کو بیٹی
دے وہ ملعون ہو۔"

(کتاب قضاۃ ۲۱ : ۱۸)

"ایوب نے اپنا منہ کھول کر
اپنے جنم دن پر لعنت کی۔"

(ایوب ۳ : ۱)

ایک اسرائیلی نے موسیٰ کی حیات ہی میں خدا پر لعنت کی تو اسے سنگساری کا حکم ہوا۔

(کتاب احبار ۱۴ : ۱۱)

ایوبؑ کو شک گزرتا "شاید میرے بیٹوں نے خدا پر لعنت کی ہو" (ایوب ۱ : ۵)

مسیح کی لعنتیں اور بددعائیں

عالمِ مسیحیت کا شہرۂ آفاق مناظر ڈاکٹر فانڈر شانِ مسیح میں رقم طراز ہے:

"پس ہم دیکھتے ہیں وہی تھا
جس نے ابراہیم کو بابل سے بلایا
اسی نے بنی اسرائیل کو توریت
عنایت کی اور اسی نے انبیاء و
رسل کو مبعوث فرمایا۔"

(تفصیلات میزان الحق صفحہ ۲۰۴ مصنفہ پادری سی جی فانڈر ڈی ڈی)

یعنی وہ خالق کائنات خدا ہی تھا جو مسیح کی شکل میں خود دنیا میں آیا۔ ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ تجھ پر بھی اس کی لعنت سازی، بددعائیں دینے اور موت مانگنے کی قدیم عادت حسبِ دستور برقرار رہی۔

علماء یہود پر لعنت

مسیح نے کہا "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ آسمان کی بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو۔ اے اندھی راہ بتانے والو تم پر افسوس! جو کہتے ہو کہ اگر کوئی مقدس کی قسم کھائے۔"

(تفصیل انجیل متی باب ۲۳)

شہروں پر لعنت

"وہ اس وقت ان شہروں کو ملامت کرنے لگا جن میں اس کے اکثر معجزے ظاہر ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے توبہ نہ کی تھی کہ اے خرازین تجھ پر افسوس! اے بیت صدا تجھ پر افسوس! کیونکہ جو معجزے تم میں ظاہر ہوئے اگر صور اور صیدا میں ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بیٹھ کر کب کے توبہ کر چکے ہوتے مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن صور اور صیدا کا حال تمہارے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا اور اے کفر نحوم کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ تو تو عالم ارواح میں اُترے گا کیونکہ جو معجزے تجھ میں ظاہر ہوئے اگر صدوم میں ہوتے تو آج تک قائم رہتا۔" (انجیل متی باب ۱۱ درس ۲۰ - ۲۳)

یروشلیم کے لیے بددعا

جب نزدیک آکر شہر کو دیکھا تو اس پر رویا اور کہا کاشکہ تو اپنے اسی دن میں سلامتی کی باتیں جانتا! مگر اب وہ تیری آنکھوں سے چھپ گئی ہیں کیونکہ وہ دن تجھ پر آئیں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھ کر تجھے گھیر لیں گے اور ہر طرف سے تنگ کریں گے اور تجھ کو اور تیرے بچوں کو جو تجھ میں ہیں زمین پر دے ٹپکیں گے اور تجھ میں کسی پتھر پر پتھر باقی نہیں چھوڑیں گے اس لیے کہ تو نے اس وقت کو نہ پہچانا جب تجھ پر نگاہ کی گئی۔" (انجیل لوقا ۱۹ : ۴۱ - ۴۴)

مسیحیوں کے خدا نے جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ رونے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اپنی چہیتی قوم یہود کو ہدایت دے دیتا۔ مسیح کی اس بددعا کے مارے ہوئے یہودی عرصہ دو ہزار برس سے دنیا بھر میں اقوام عالم کے دربدر دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔ سقوط یروشلم کے وقت بے شمار یہودی تہ تیغ ہوئے تھے۔

یہوداہ پر لعنت

مسیحی عقیدہ کے مطابق مسیح نے صلیب پر چڑھ کر نسل انسانی کے گناہوں کا کفارہ دیا اور یوں تمام نسل انسانی کی نجات کا سبب بنا۔ ان حالات میں مسیح کو مصلوبی کے لیے پکڑوانے والے کو تو شاباش ملنی چاہیے کہ اس نے بنی نوع انسان کی نجات کا سامان مہیا کیا مگر اس بیچارے کے بارے میں مسیح کا قول ہے:

"ابن آدم (یعنی مسیح۔ اسلم) تو جیسا اس کے حق میں لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے ابن آدم پکڑوایا جاتا ہے۔ اگر وہ آدمی پیدا نہ ہوتا تو اس کے لیے اچھا ہوتا"۔ (متی ۲۶ : ۲۴)

درخت کو بددُعا

اور جب صبح کو پھر شہر کو جا رہا تھا اُسے بھوک لگی اور راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت دیکھ کر اس کے پاس گیا اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پا کر اس سے کہا کہ آئندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا۔" (متی ۲۱ : ۱۸، ۱۹)

غلطی مسیح کی تھی کہ بے موسم پھل کھانے گیا لیکن بھگتنی پڑی درخت کو۔ مسئلہ کفارہ بھی یہی ہے کہ مسیح نے صلیب پر لوگوں کے گناہوں کی سزا بھگتی۔

اگر خدا کے طریق پر یہودیوں کا وطیرہ لعنت بھیجنے کا تھا تو اس سلسلہ میں شاگردانِ مسیح بھی ان سے پیچھے نہیں رہے۔ مسیح کے جانشین پطرس نے مسیح کو ملامت کی (متی ۱۶ : ۲۲)

جب مسیح پکڑا جا چکا تو اسی پطرس نے مسیح پر لعنت کی اور قسم کھا کر اسے پہچاننے سے انکار کیا (متی ۲۶ : ۷۴)

کیا (متی ۲۶ : ۷۴)
یعقوب نے زبان کا ایک استعمال لعنت بتایا (یعقوب کا عام خط ۳ : ۹)
پولوس نے تو مسیح کو ہی علی الاعلان لعنتی کہہ ڈالا۔ (گلتی ۳ : ۱۳)
حاجو! مسیحیت میں لعنت کا کوئی اصول ضابطہ نہیں ہے۔ خدا نے جس شریعت پر عمل نہ کرنے کی پاداش میں بنی اسرائیل پر لعنتیں نازل کیں موجودہ مسیحیت کے بانی پولوس نے اس شریعت کو ہی لعنت قرار دے دیا۔ (گلتی ۳ : ۱۳)

مسیح نے اپنے پیروکاروں کی ہدایت کے لیے کوئی کتاب نہیں چھوڑی تھی اور تعلیم دینے کی ذمہ داری کلیسیا کے سپرد کی تھی۔
(تفصیلات۔ انتظام نجات مصنف ریورنڈ فادر پروڈنٹ او ایف ایم کپ مطبوعہ ۱۹۵۸ء صفحہ ۴۷-۴۸)

چنانچہ جب بھی کسی مسئلہ عبادت یا عقیدہ کی بات چھڑتی مسیحی علماء مل کر کوئی رائے قائم کر لیتے۔ تمام کے تمام مسیحی عقائد و نظریات کونسلوں، کمیٹیوں اور مجلسوں کے پاس کردہ ہیں۔ جب کوئی کونسل بیٹھتی اور اپنا عقیدہ قائم کرتی تو بسا اوقات مخالفین پر بھی لعنت کرتی۔ تاریخ کلیسیا ایسی لعنتوں سے بھری پڑی ہے۔

۱۔ کلیسیا کی عام مجلس منعقدہ لیٹرن ۱۳۱۹ء میں پرانے فرقے دوبارہ لعنتی قرار دیے گئے
(کلیسیا کی تواریخ مصنف فادر نیفرڈ او ایف کپ مطبوعہ ۱۹۵۸ء صفحہ ۶۹)

۲۔ عام مجلس منعقدہ لیٹرن ۱۲۱۵ء میں سبھی آلبی جینس لعنتی قرار دیے گئے ہیں۔
صفحہ ۷۲

۳۔ انگریز کونسل نے ویکلف کی تعلیم لعنتی قرار دی۔ صفحہ ۸۶

۴۔ کلیسیا کی سولھویں جنرل کونسل منعقدہ کانسٹنس ۱۴۱۴ء میں ویکلف کی تعلیم لعنتی ٹھہرائی گئی۔
صفحہ ۸۸

۵۔ کلیسیا کی عام مجلس نے خرابی کرنے والوں کو لعنتی قرار دیا صفحہ ۱۱۳

اب اس امید پر مسیحیت میں لعنتوں کا مطالعہ ختم کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی مسیحی دعوے کرے کہ "خداوند یسوع مسیح نے اپنے لاتبدیل انجیلی کلامِ الٰہی میں ایسی مباہلہ کی بددعائیں دینے مخالف پر لعنت اور موت مانگنے کی کوئی تعلیم نہیں دی" تھی تو قارئین کرام بطریق احسن اس کا منہ بند کر سکیں گے۔

"خداوند یسوع مسیح کے کلامِ الٰہی کی لاتبدیلی بھی دیکھ لی ناکہ کبھی تو شریعت پر عمل نہ کرنے والوں پر لعنتیں برساتا تھا۔ پھر ایک وقت آیا کہ اس شریعت کو ہی لعنت قرار دے دیا۔ یہاں تک کہہ ڈالا کہ:

"جتنے شریعت کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں وہ سب لعنت کے ماتحت ہیں" (گلتی ۳ : ۹)

یعنی مسیح سے پیشتر ڈیڑھ ہزار برس کا طویل عرصہ شریعت موسوی لعنت کا طوق بن کر قوم یہود کے گلے میں پڑی رہی۔

بقیہ : درس حدیث

کی تعمیل فرماتے مگر آپ نے اجازت نہ دی کیونکہ اس سے دو نقصان لازم آتے تھے اولین یہ کہ انسانی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی اور یہ منشائے الٰہی کے خلاف ہے رسولؐ اس کی خلاف ورزی کیسے کر سکتا تھا دوم زنا کو ترویج ملتی کیونکہ شاید بعد میں کوئی اس پر عمل کرتا اور کوئی نہ کرتا اور یہ انسانوں کے درمیان قطع رحمی کا ذریعہ ہے اور یہ بھی منشاء الٰہی کے خلاف ہے اس لئے اجازت نہ دی بلکہ نکاح کی ترغیب دی ہے۔

بقیہ: حضرت تھانویؒ

"یہ لڑکا میرے بعد میرا جانشین ہوگا۔"
اور بفضلِ اللہ تعالےٰ ایسا ہوا کہ آپ محدث تھانوی کے بعد علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے۔
حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے ایک دفعہ اپنے خادمِ خاص سے فرمایا تھا کہ:
"مجھے حضرت تھانوی سے اُس وقت سے محبت ہے جب کہ وہ مجھے جانتے بھی نہ تھے۔"

بقیہ : اداریہ

لباس و انداز حتیٰ کہ فکر اور چاہتوں میں کوئی فرق باقی نہیں رہا۔ یہ قومی اخبارات روزانہ گھروں میں پہنچتے ہیں اور یہ بھی ایک افسوسناک امر واقعہ ہے کہ لوگوں کی اکثریت قرآن مجید کی تلاوت اور اس کو سمجھنے کی کوشش اس قدر اہتمام سے نہیں کرتی جتنا کہ اخبار کو باقاعدگی سے پڑھا اور دیکھا جاتا ہے۔ ہمارا یہ مدعا ہرگز نہیں کہ اخبارات نہ چھاپے جائیں یا انہیں خریدا اور پڑھا نہ جائے بلکہ ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ اخبارات جو ایک باخبر اور باشعور مستعد انسانی معاشرہ کی بہت بڑی ضرورت بن چکے ہیں وہ اس وقت قوم کو کیا دے رہے ہیں؟ اور قوم کو کیا بنا رہے ہیں؟ آخر لاہور کے روزنامہ جنگ کے صفحات پر ہندوستان کی فلم ایکٹرسوں کی جنسی اوباشی اور آوارگی سے لت پت خود نوشت داستانِ حیات کے اقتباسات کس مقصد کے لئے شائع کئے جاتے ہیں؟ ثقافت اور فن کے عنوانات کی چھتری تلے شائع ہونے والے گم کردہ راہ ایڈیشن معاشرے کو کس دین کی راہ پر ڈال رہے ہیں؟ مسلمان بچیوں کو عائشہ صدیقہؓ اور فاطمۃ الزہراءؓ کا طرز معاشرت سکھانے کے بجائے ان اوباش عورتوں کی معاشرت کا گرویدہ بنانے کی کوشش کرنا جن کے نام لکھنا خدام الدین کے صفحات کی توہین ہے یہ کس ضابطۂ اخلاق کی پابندی اور کن ملّی مقاصد کے حصول کی کوشش ہے؟

اربابِ اقتدار، اصحاب دین و دانش اور وطن پاک کے باشعور باشندوں سے ہم التماس کرتے ہیں کہ اخبارات کے مؤثر ذریعہ ابلاغ کو قومی اور ملّی تقاضوں کا پابند کیا جائے اور تحریک اصلاح ابلاغ عامہ پاکستان کے صدر جناب اقبال احمد صدیقی کے اس مطالبے کی تائید کرتے ہیں کہ اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لئے قومی جرائد و اخبارات کو قرآن و سنّت کے احکام کی خلاف ورزی سے روکا جائے۔

عبدالرشید انصاری

بقیہ : زاہد الراشدی

۲۴ اور ۲۵ تاریخ کو ربوہ میں دو روزہ کل پاکستان ختم نبوّت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں مرکزی مجلس عمل کے راہنما جمع ہوں گے۔ اسی طرح ساہیوال کے شہدائے ختمِ نبوت قاری بشیر احمد اور اظہر رفیق کی شہادت کو ایک سال مکمل ہونے پر ۲۶ اکتوبر کو ساہیوال میں شہدائے ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس موقع پر بھی مختلف مکاتبِ فکر کے راہنماؤں کا اجتماع ہوگا۔ اور باہمی صلاح مشورہ کے ساتھ تحریک ختم نبوت کو آگے بڑھانے کے لئے کوئی لائحہ عمل طے کر لیا

بقیہ : بچوں کا صفحہ

کو نہلانے کے لیے گھوڑ سواروں کے ذریعہ ہر روز دریائے گنگا سے تازہ پانی لانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ بُت کے قریب دو سو من وزنی سونے کی زنجیریں اور گھنٹیاں لٹک رہی تھیں جو پُوجا پاٹ کے وقت بجائی جاتیں۔
یہ مندر اور اس کے گرد بسا ہُوا شہر ایک قلعہ کے اندر محفوظ تھا۔ قلعہ کی فصیل کے باہر تین طرف گہری خندق تھی اور چوتھی جانب سے اسے سمندر کا پانی چھُوتا تھا۔
قلعہ کے اندر مستقل حفاظتی دستے متعیّن تھے لیکن محمود غزنوی کی سومنات کی طرف پیش قدمی کی خبر پھیل جانے سے سارے ہند کے ہندو راجاؤں نے اس کی حفاظت کے لیے اپنی اپنی

طبی مشورے

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

بواسیر

س: میری عمر ۲۱ سال ہے ۲ سال سے مجھے خشک بواسیر ہے مرچیں اور بادی اشیاء کھانے سے تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ میں نے حکیموں اور ڈاکٹروں سے بہت علاج کرائے۔ کچھ دنوں کے لئے افاقہ ہو جاتا ہے۔ لیکن مستقل آرام نہیں آتا۔ کوئی اچھا سا نسخہ خدام الدین میں شائع کر دیں۔

سیدہ اصغری جھنگ صدر

ج: آپ درج ذیل نسخہ تیار کر کے استعمال کریں:۔

پوست ہلیلہ زرد ۵ تولہ۔ پوست ہلیلہ کابلی ۵ تولہ، ہلیلہ سیاہ بریاں ۵ تولہ، پوست بہیڑہ ۵ تولہ آملہ مقشر ۵ تولہ، انیسون ۳ تولہ، برگ سنا مکی ۳ تولہ نمک سیاہ ۲ تولہ۔ تمام اشیا کو پیس کر ملا لیں۔ روزانہ صبح، دوپہر، رات ۶ ماشہ پانی کے ساتھ کھایا کریں نیز مرغن مسالہ، گائے بھینس کا گوشت، انڈے، مچھلی اور بیس دار چیزوں سے پرہیز رکھیں انشاء اللہ صحت ہوگی۔

دماغی کمزوری

س: بندہ کو دماغی کمزوری ہے نیز چکر آتے رہتے ہیں اور سر میں درد بھی رہتا ہے اگر آپ کے پاس دوائی ہو تو بذریعہ وی، پی روانہ کر دیں۔

(محمد الیاس تاجک)

ج۔ آپ کا مفصل خط شائع نہیں کیا گیا کیونکہ بعض باتیں براہِ راست جواب چاہتی ہیں اس لئے جوابی لفافہ روانہ کریں۔ نیز اپنا پورا پتہ لکھیں تو دوائی روانہ کی جا سکے گی۔ ویسے آپ کے لئے سفوف فرحت اور دماغی مفید دوائیں ہیں۔

نزلہ، کمی بصارت

س: بندہ اس سے پہلے بھی آپ سے مشورے طلب کرتا رہا ہے جن پر عمل کرنے سے کافی فائدہ ہوا ہے۔ اب مندرجہ بیماریوں کے سلسلے میں مشورہ دیں۔

۱۔ حلق پر نزلہ گرتا رہتا ہے چار سال سے یہی کیفیت ہے (۲) نظر کمزور ہے عینک سے تنگ آ گیا ہوں (۳) پیٹ میں ہوا بھر جاتی ہے۔

گل محمد، کراچی ۱۱

ج: آپ صبح سویرے اور رات سوتے وقت تیز نمکین نیم گرم پانی کے غرغرے کریں نیز ناک میں بھی پانی چڑھایا کریں۔

(۲) سبز سونف ۶ ماشہ دن میں تین بار صبح دوپہر شام کھانے کے بعد چبا کر کھایا دو سال متواتر عمل سے انشاء اللہ عینک چھوٹ جائے گی (۳) روزانہ صبح ایک دو میل کسی سبزہ زار میں پیدل سیر کریں سبز چائے کا قہوہ، بادیان خطائی، الائچی ملا کر ایک کپ عصر کے وقت پی لیا کریں۔ روغنی اشیا، اور ریشہ دار اشیاء مثلاً انڈہ، چاول، اروی، گوبھی بھنڈی، دل ماش، بینگن سے پرہیز کریں۔